# مجاہد آزادی: مولانا فضل حق خیرآبادی


## انصاری حفیظ الرحمٰن مالیگانوی

وے نمبر 76، پلاٹ نمبر 55، انصار کالونی، نیا پورہ وارڈ، مالیگاؤں (ناسک) 423203


۱۸۵۷ء ہندوستان میں مجاہدین آزادی کی قربانیوں اور دیگر انگریز مخالف تحریکوں کے سبب تاریخ ہند میں ایک روشن باب کا سال مانا جاتا ہے۔ ۱۸۵۰ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ ہندوستان کثرت میں وحدت کی اعلیٰ ترین مثال زمانہ قدیم سے ہے۔ چنانچہ انگریزوں کے قدم ہندوستان میں پوری طور سے نہ جمنے دینے کے لیے ہندو مسلم سکھ عیسائی و دیگر فرقوں نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور آپ کے رفقاء نے اپنے تاریخ ساز فتویٰ جہاد کے ذریعے ہندوستان میں آزادی حاصل کرنے کا بگل بجا دیا تھا۔ علم بغاوت کے بلند کرنے میں زیادہ تر مسلم دانشوروں اور علماء ہی کا ہاتھ رہا ہے۔ اس کے ردّ عمل میں انگریزوں نے اس بغاوت کو کچلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ان سنگین حالات میں بھی سرسید احمد خان، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا فضل حق اور اُن کے رفقاء نے شمع آزادی کو فروزاں رکھنے میں حتی الامکان کوششیں بھی کی تھیں اور اس پر عمل پیرا بھی رہے۔

کہتے ہیں کہ ہر تخریب اپنے جلو میں کوئی تعمیر رکھتی ہے۔ چنانچہ اکابرین ملّت نے ذات پات اور مذہبی تفرقوں سے بلند ہوکر مجاہدین آزادی کا ایک جانباز اور فعال گروپ تیار کرلیا تھا۔

اسی وقت علی گڑھ میں محمڈن کالج اور دیوبند میں عظیم دینی درسگاہوں کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ محمڈن کالج آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں موجود ہے۔ اسی طرح کا معاملہ دیوبند میں درسگاہوں کا بھی ہے۔

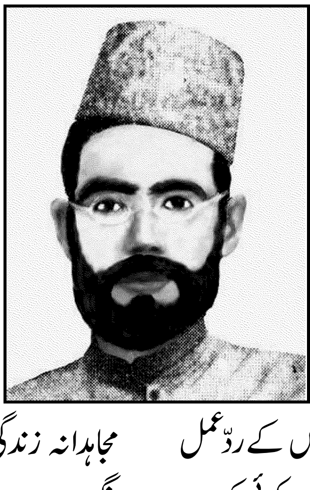

مولانا فضل حق مجاہدین آزادی کی صفوں میں مولانا قاسم نانوتوی کے بے حد قریب تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی نے اپنی کتاب ''نقشِ حیات'' میں مولانا فضل حق کی مجاہدانہ زندگی پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ ۱۹ر ستمبر کو انگریزوں نے جب دہلی پر قبضہ جمایا تب مولانا موصوف دہلی ہی میں تھے۔ آپ نے ۵ روز گھر کے اندر قیدی کی صورت میں گزارے انگریز حکومت نے غدار وطن کا خطاب جو عطا کردیا تھا۔ ایک شب کے اندھیرے میں مع اہل وعیال دریا کو عبور کیا بھیکن پور ضلع علی گڑھ

آ گئے۔ یہاں اٹھارہ روز قیام کے دوران آپ کے فرزند مولانا عبدالحق بھی ساتھ رہے۔ اس وقت کے نواب عبدالشکور خان صاحب سے آپ کے وسیع تعلقات کی بناپر نواب صاحب نے بہت جدوجہد اور کوشش کے بعد آپ کو مالوف پہنچنے میں مدد فرمائی۔ انگریزوں نے ہر طرف جال بچھا رکھا تھا۔ چنانچہ سیتاپور میں گرفتار ہوکر لکھنؤ لائے گئے اور مقدمات میں پھنسا دیا۔ مولانا کی غیر موجودگی میں آپ کی بیشتر املاک کو ضبط کرلیا گیا تھا۔ کافی دنوں تک کیس چلتا رہا۔ سرکاری وکیل کے روبرو آپ اپنی جرح خود کرتے تھے، لیکن آپ کو آخر کار انڈومان روانہ کردیا گیا۔ جسے کالا پانی بھی کہا جاتا ہے۔ مولانا وہاں قید وبند کی مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔ یہاں آپ کے فرزندان مولانا شمس الحق و مولانا عبدالحق صاحبان نے لندن کی کورٹ میں رہائی کے لیے رِٹ داخل کردی۔ مختلف الزامات کا ازالہ کرنے کے لیے اور رِٹ کو مضبوط بنانے کے لیے خواجہ غلام غوث صاحب نے بھرپور معاونت کی۔ رہائی کا حکم نامہ لے کر آپ کے فرزند مولانا شمس الحق انڈومان گئے پتہ چلا کہ ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ (بمطابق ۱۸۶۱ء) مولانا فضل حق کا انتقال ہو چکا تھا۔ تدفین کرنے کے بعد مولانا شمس الحق اور دیگر رفقا وطن لوٹے۔ وہ مجاہد آزادی تو گزر گیا، لیکن اپنے پیچھے آنے والی نئی عمر کی نئی فصل کو جرأت و بے باکی اور ظالم کے آگے سینہ سپر ہونے کا عظیم درس دیتا ہوا گزر گیا۔

○○

## جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ ۲۰/اپریل ۱۷۵۷ء
۲۔ ۴۰/سال کی عمر میں
۳۔ تین
۴۔ چار
۵۔ حضرت وہب
۶۔ چنڈی گڑھ
۷۔ ہاریوبی نارا، جاپان
۸۔ جارج واشنگٹن نے ۱۷۹۲ء میں
۹۔ پیرس
۱۰۔ مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری
۱۱۔ اندرا گاندھی، راجیو گاندھی
۱۲۔ مرارجی ڈیسائی
۱۳۔ ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن اور ڈاکٹر ذاکر حسین
۱۴۔ اے پی جے عبدالکلام
۱۵۔ ایم۔ ہدایت اللہ
۱۶۔ رابندر ناتھ ٹیگور
۱۷۔ جگن ناتھ آزاد
۱۸۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد
۱۹۔ ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن، ڈاکٹر ذاکر حسین
۲۰۔ محمد حامد انصاری
۲۱۔ اپریل، جون، ستمبر اور نومبر
۲۲۔ فروری، مارچ اور نومبر
۲۳۔ مئی، جون اور اگست ہمیشہ الگ الگ دن شروع ہوتے ہیں
۲۴۔ شاہجہاں آباد
۲۵۔ ۶۶ سورج گہن لگتے ہیں

## جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۵۵)

۱۔ شجر
۲۔ اعزاز
۳۔ دل
۴۔ مزاج
۵۔ پتھر
۶۔ مقبروں
۷۔ نادم
۸۔ محسن
۹۔ اختلاف
۱۰۔ وقت